سوال

(269)اراضی کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم تین بھائیوں نےاپنے والد محترم کے ساتھ مل کرایک قطعہ زمین خریداتھا۔ ہماراچوتھا بھائی عرصہ درازسے بالکل الگ تھلگ رہتا ہے اوراس نے مذکورہ زمین کی خریداری میں کوئی پائی پسہ بھی نہیں دیاتھا۔وہ بھی اس قطعہ زمین سے حصہ لینے کا دعویدار ہے۔والد کی وفات کے بعد شرعی طورپراس زمین میں اس کا کتنا حصہ بنتا ہے، نیزہماری دوبہنوں اوروالدہ کا حصہ بھی بتادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باپ کے پاس رہنے والی اولادکی کمائی باپ کی ہی شمار ہوتی ہے اِلاّیہ کہ اولاد کا الگ حق ملکیت تسلیم کرلیاجائے۔صورت مسئولہ میں قطعہ زمین خریدتے وقت تینوں بیٹے باپ کے ساتھ شراکت کے طورپرحصہ داربنے ہیں، یعنی ان کاالگ حق ملکیت تسلیم کرلیاگیا ہے۔ایسی صورت حال کے پیش نظراگرباپ کوضرورت ہوتووہ قطعہ زمین اپنےلئے رکھ سکتا ہے، جیساکہ حدیث میں ہے: ''تواورتیرامال باپ کےلئے۔''لیکن باپ کی طرف سے اس قسم کی ضرورت کا اظہارکئے بغیر بھائی کویہ حق نہیں پہنچتاکہ وہ اس حدیث کی آڑمیں پورے قطعہ زمین سے اپناحق لینے کا دعویٰ کرے۔وہ صرف اتنے حصے میں شریک ہوگا جوباپ کا حصہ رسدی ہے، مثلاً: اگرزمین خریدتے وقت باپ کاچوتھا حصہ تھا تواس کا وہ بیٹا جوزمین خریدنے میں شریک نہیں ہواصرف باپ کے چوتھے حصے میں دوسرے ورثا کے ساتھ شریک ہوگا۔اب باپ کی وفات کے بعدپس ماندگان میں اس کی بیوہ،دوبیٹیاں اورچاربیٹے ہیں، اس لئے باپ کی کل جائیداد سے بیوہ کو1/8اورباقی7/8بیٹے اوربیٹیاں اس طرح تقسیم کریں کہ ایک بیٹے کوبیٹی سے دوگناملے۔سہولت کے پیش نظر متوفی کی کل جائیداد کے80حصے کرلئے جائیں۔ان میں آٹھواں حصہ،یعنی10حصے بیوہ کودیے جائیں اورباقی70حصوں کوچودہ حصے فی لڑکا اورسات حصے فی لڑکی کے حساب سے تقسیم کردیے جائیں۔

متوفی:80= بیوہ10لڑکا14لڑکا14لڑکا14لڑکا14لڑکی7لڑکی7

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:285